Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم - شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۴ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۶/۴۰ | ۲۵ اخاء ۱۳۳۱ ہش - ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۵۰

پاکستان میں یوم کشمیر کے موقعہ پر ہندوستان کی ہٹ دھرمی اور اقوام متحدہ کی ناکامی کے خلاف پُرزور احتجاج

تمام بڑے بڑے شہروں میں پبلک جلسے منعقد کرنے کے علاوہ احتجاجی جلوس بھی نکالے گئے

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ آج پاکستان اور آزاد کشمیر کے باشندوں نے یوم کشمیر منایا۔ جس میں مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کی ہٹ دھرمی اور آزاد و غیر جانبدار رائے شماری سے متعلق منظور کردہ قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے میں اقوام متحدہ کی ناکامی کے خلاف پُرزور احتجاج کیا گیا۔ نیز مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کی خوشحالی اور ان کی آزادی کے لئے مسجدوں میں دعائیں مانگی گئیں۔ بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں احتجاجی جلوس اور پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ مظفر آباد میں آزاد کشمیر حکومت کے صدر کرنل شیر احمد نے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا لوگوں کے عزم صمیم کے سامنے بڑی سے بڑی روکاوٹ کی بھی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اور وہ آزادی حاصل کر کے ہی دم لیتے ہیں۔ انہوں نے جلسہ میں پرچم کشائی کی رسم بھی ادا کی۔ کراچی میں موتمر عالم اسلامی کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں کہا گیا کہ کشمیر کے متعلق منظور کردہ قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے میں جو تاخیر ہوئی ہے۔ اس کی اقوام متحدہ خود ذمہ دار ہے۔ قرارداد میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ ریاست جموں و کشمیر میں جلد سے جلد آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائی جائے۔ اگر اقوام متحدہ کی کمزور پالیسی کی وجہ سے امن عالم میں کوئی خلل پڑا تو اس کی تمام تر ذمہ داری خود اقوام متحدہ پر ہی عائد ہوگی۔ لاہور اور پشاور کے علاوہ قبائلی علاقے میں بھی جلسے منعقد ہوئے۔ لاہور کے جلسہ عام میں آزاد کشمیر کے وزیر خزانہ چوہدری حمید اللہ نے کہا کشمیر کے باشندے اپنے وطن کے ایک ایک چپہ کو آزاد کرانے کا عزم کر چکے ہیں ÷

مختلف ممالک میں طوفان کی تباہ کاریاں

۷۰۰ سے زیادہ افراد ہلاک اور سینکڑوں لاپتہ

منیلا ۲۴ اکتوبر۔ انہی دنوں فلپائن کے دیہاتی علاقے میں جو شدید طوفان آیا تھا۔ اس میں مرنے والوں کی تعداد ۴۴۳ تک پہنچ چکی ہے۔ اسکے علاوہ ۲۰۰ سے زیادہ افراد لاپتہ ہیں۔ جنوبی ہند چینی کے طوفان میں اندازہ ہے ۳۱۴ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں یا ان میں سے بعض لاپتہ ہیں۔

بعض اور خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ایک شدید طوفان ۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کیوبا کی طرف بڑھ رہا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اتباع و عشق رویت از رہ تحقیق چیست
کیمیائے ہر دلے اکسیر ہر جانِ فگار
دل اگر خوں نیست از ہجرت چہ خیزد ارت آمدے
ور نثارِ تو نہ گردد جاں کجا آید بکار

ترجمہ۔ تحقیقات کے بعد یہ بات پختہ طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ تیری اتباع اور تیرا عشق ہر ایک دل کے لئے کیمیا ہے۔ اور ہر ایک کچلی ہوئی جان کے لئے اکسیر ہے۔ جو دل تیرا عاشق نہ ہو وہ کس کام کا ہے۔ اور جو جان تجھ پر نثار نہ ہو وہ کس کام کی ÷ (درثمین فارسی)

سیاسی کمیٹی میں کوریا سے متعلق قراردادوں کی حمایت

پاکستانی موقف کی وضاحت میں چوہدری ظفر اللہ خاں کی تقریر

نیویارک ۲۴ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ سیاسی کمیٹی میں پاکستان نے کوریا سے متعلق دونوں قراردادوں کی حمایت کیوں کی۔ کل آپ نے سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا اگرچہ پاکستان کوریا کی جنگ میں شمالی کوریا کو حملہ آور سمجھتا ہے۔ لیکن یہ جنگ دو مخالف جماعتوں کی عام لڑائی سے مختلف ہے۔ سیاسی کمیٹی میں اس مسئلہ پر کھلی بحث ہوگی۔ اور فوجی نوعیت کے خفیہ معاملات یا مسائل زیر بحث نہیں آئیں گے۔ ایسی صورت میں اگر شمالی کوریا کے نمائندے کو بھی بحث میں حصہ لینے کی دعوت دی جائے۔ تو اس سے جنگ کے ختم ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔

شمالی کوریا کے نمائندے کو شرکت کی دعوت دینے کی قرارداد روس کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ پاکستان نے اس کی حمایت کی۔ لیکن یہ قرارداد منظور نہ ہو سکی۔ تھائی لینڈ کے نمائندے کی یہ قرارداد کہ جنوبی کوریا کے نمائندے کو شرکت کی دعوت دی جائے منظور کر لی گئی۔ پاکستان نے اس کی بھی حمایت کی ÷

لبنان نے بھی اجتماعی تحفظ کے معاہدے کی توثیق کر دی

بیروت ۲۴ اکتوبر۔ لبنان نے بھی عرب لیگ کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ اس سے قبل مصر۔ سعودی عرب۔ شام۔ اور عراق اس معاہدے پر دستخط کر چکے ہیں۔ اس معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد پچھلے مہینہ میں عمل شروع ہو گیا تھا ÷

فرقہ پرستی کے جذبات کو ابھارنے والے پاکستان کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں

مظفر گڑھ کی ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس سے میاں ممتاز محمد دولتانہ کا خطاب

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے کل مظفر گڑھ میں ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اتحاد اور نظم و ضبط پر بہت زور دیا۔ آپ نے فرمایا جو لوگ فرقہ پرستی کے جذبات کو ابھار کر قومی اتحاد کو درہم برہم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں وہ پاکستان کے مفاد کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ پاکستان میں ہر شہری کو خواہ وہ کسی فرقے یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو پوری پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اس آزادی پر ہم میں سے ہر شہری جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے منضبط اخلاقی کردار پیدا کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ضلع مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کا چار روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ آج صبح لاہور واپس تشریف لے آئے ÷

پاکستانی ٹیم ہندوستان کے مقابلے میں اب تک ۱۳۳ رن زیادہ بنا چکی ہے

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ آج لکھنؤ میں ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن بھی پاکستان کا پلہ بھاری رہا۔ جب کھیل ختم ہوا۔ تو پاکستان ہندوستانی ٹیم کی ۱۰۶ رنوں کے مقابلہ میں ۱۳۳ رن زیادہ بنا چکا تھا۔ اور اس کے تین کھلاڑی ابھی باقی تھے۔ تو گویا پاکستانی ٹیم نے آج کھیل ختم ہونے تک ۲۳۹ رن بنا لئے اور اس کے ۷ کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ نذر محمد جنہوں نے کل حنیف کے ساتھ پہلی اننگز میں پاکستان کی جانب سے کھیل شروع کیا تھا۔ ابھی تک آؤٹ نہیں ہوئے۔ وہ دو دنوں میں ۸½ گھنٹے کھیل چکے ہیں ÷

پاکستانی کھلاڑیوں کا سکور یہ ہے۔ محمد حنیف ۳۴ رن۔ نذر محمد ۸۷۔ وقار حسین ۲۳۔ مقصود احمد ۴۱۔ حفیظ کاردار ۱۶۔ انور حسین ۵۔ فضل محمود ۲۹ ایکسٹرا ۴۔ ہندوستانی بالروں میں آج نہال چند سب سے زیادہ کامیاب رہے۔ انہوں نے ۴۷ رنوں میں ۳ کھلاڑی آؤٹ کئے۔ امرناتھ نے ۶۲ میں دو اور غلام احمد اور گل محمد نے ایک ایک کھلاڑی آؤٹ کیا۔

ڈھاکہ ۲۴ اکتوبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے اقلیتی امور کے وزیروں نے آج دو گھنٹے تک پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ پر بات چیت کی ÷

ایسٹ ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی امور کے لئے صراطِ مستقیم کی تلاش کی ضرورت

جاننا چاہیئے کہ اس دنیا میں جو دار الاسباب ہے ہر ایک معلول کے لئے ایک علت ہے اور ہر ایک حرکت کے لئے ایک محرک ہے۔ اور ہر ایک علم حاصل کرنے کے لئے ایک راہ ہے۔ جس کو صراطِ مستقیم کہتے ہیں دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو بغیر پابندی ان قواعد کے مل سکے جو قدرت نے ابتداء سے اس کے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔ قانونِ قدرت بتلا رہا ہے کہ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک صراطِ مستقیم ہے اور اس کا حصول اسی پر قدرتاً موقوف ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھے ہوں۔ تو آفتاب کی روشنی کی ضرورت ہو۔ تو ہمارے لئے یہ صراطِ مستقیم ہے کہ ہم اس کھڑکی کو کھولدیں۔ جو آفتاب کی طرف ہے تب یک دفعہ آفتاب کی روشنی اندر آ کر ہمیں منور کر دے گی۔

سو ظاہر ہے۔ کہ اسی طرح خدا کے سچے۔ اور واقعی فیوض پانے کے لئے بھی کوئی کھڑکی اور پاک معرفت کے حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص طریق ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ روحانی امور کے لئے صراطِ مستقیم کی تلاش کریں۔ جیسا کہ ہم اپنی زندگی کے تمام امور میں اپنی کامیابیوں کے لئے صراطِ مستقیم کی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ مگر کیا وہ یہ طریق ہے کہ ہم صرف اپنی ہی عقل کے زور سے اپنی ہی خود تراشیدہ باتوں سے خدا کے وصال کو ڈھونڈیں۔ کیا محض ہماری ہی اپنی منطق اور فلسفہ سے اس کے وہ دروازے ہم پر کھلتے ہیں۔ جن کا کھلنا اس کے قوی ہاتھ پر موقوف ہے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ یہ بالکل صحیح نہیں ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صـ۳۵)

یوم تحریک جدید کے بعد

۱۵ اکتوبر۔ بروز اتوار یوم تحریک جدید مقرر کیا گیا تھا۔ جماعتہائے احمدیہ نے مختلف مقامات پر مرکز کی اس تحریک کے مطابق تحریک جدید کے دن کو منایا ہے۔ جس قدر رپورٹیں ملی ہیں وہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ احباب جماعت نے اس دن کے مقرر کرنے کی غرض کو سمجھ کر وعدوں کی وصولی کی پوری کوشش کی ہے۔ جو لوگ وعدے فوراً ادا نہیں کر سکے ان سے ادائیگی کی مدت کے معین وعدے لئے ہیں مثلاً

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی تحریر فرماتے ہیں: صرف دو دوستوں کے ذمے بقایا رہ گیا ہے

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سکھر:۔ آج صبح ½ ۸ بجے سے کر ۳ بجے تک گیارہ دوستوں سے نقد وصولی کی۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی تقریباً سو فیصدی وصولی کر لی ہے —— قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جہلم:۔ جلسہ کے بعد وفد تمام بقایا داران سے فرداً فرداً ملا اور دریافت کیا کہ ادائیگی نہ ہونے کی وجہ کیا ہے اور آپ کب ادا کریں گے کچھ نے نقد ادا کر دیا۔ بقیہ نے ادائیگی کی تاریخ کا تعین کیا۔ انشاء اللہ ان تاریخوں پر دوبارہ ان سے دریافت کریں گے اور ہر صورت میں پورا کرنے کی سعی کریں گے —— تحریک جدید کے مقرر کرنے کی غرض یہی تھی کہ اسی طرح کام کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ باقی جماعتوں نے بھی اسی طرح کام کیا ہوگا۔ لیکن اگر کسی وجہ سے کسی مقام پر ایسا نہیں بھی کیا جا سکا۔ تو اب بھی تلافی کا وقت ہے۔ چاہیئے کہ ہر بقایا دار دوست سے ملا جائے اور نقد وصولی کی جائے۔

وصول شدہ رقوم جلد مرکز میں ارسال کر دی جائیں —— یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک دن منا لینے سے کام ختم نہیں ہوا۔ یوم تحریک جدید کے مقرر کرنے کی غرض جماعت کے اندر ایک حرکت پیدا کرنا تھا۔ سو وہ حرکت پیدا ہو چکی اس حرکت سے فائدہ اٹھانا اب عہدیداران جماعت کا کام ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یوم تحریک جدید کی تقریب پر جماعت کو ایک اہم ایمان افروز پیغام سے نوازا ہے۔ اور اسے اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ضرورت ہے کہ حضور کے یہ الفاظ دوستوں کو ہمیشہ بار بار سنائے جائیں کہ:

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے اور وقت پر پورا کرتا ہے وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے۔ کہ خاتم النبیینؐ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنیوالوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلاتی ہے —— پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے۔ جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھائے بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ ابھی اسے جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جہاں کی تاریکیوں میں روشن یہ نور کا آفتاب ہوگا

نصیبِ باطل ہے نامرادی جہاں میں حق کامیاب ہوگا
یہی ازل سے ہوا ہے اب تک یہی ہمیشہ حساب ہوگا

خدا کے مرسل، خدا کے بندے مظفر و بامراد ہونگے
مگر جو کاذب و مفتری ہے وہ نقش بر سطحِ آب ہوگا

قدم قدم پر ادھر جو حق کے لئے مقدر ہے کامرانی
ادھر عدوانِ دینِ احمدؐ کا سینہ جل کر کباب ہوگا

کرو بصد شوق میرے سینہ و دل کو زخمی جہان والو
کہ ایک اک داغ میرے زخموں کا رشکِ صد ماہتاب ہوگا

ستم ظریفو! یہ ناخدائی فریب کاری کا نام ہے کیا
جو قوم کا بیڑا غرق ہوگا تمہیں بھلا کیا ثواب ہوگا

مری نظر ہے خدا پہ لیکن تری ہے اسبابِ دنیوی پر
مری خموشی کا یہ تسلسل ترے ستم کا جواب ہوگا

ہزار کوشش کرو حقیقت کبھی چھپی ہے نہ چھپ سکے گی
جہاں کی تاریکیوں میں روشن یہ نور کا آفتاب ہوگا

وہی خدا ہے، وہی محمدؐ، وہی ہے کلمہ وہی ہے کعبہ
جو دینِ اسلام کا ہے باغی وہ کوئی خانہ خراب ہوگا

ستمگرو، اور کفر بازو! بھلا کبھی تم نے یہ بھی سوچا
کہ اہلِ حق کو ستانے والوں پہ حشر کے دن عذاب ہوگا

جو اہلِ دل ہیں۔ وہ آج بھی اس کی نغمگی پہ تڑپ اٹھیں گے
کچھ ایسی دلکش سروں کا حامل مرے جنوں کا رباب ہوگا

خدا کے فضل و کرم سے احسنؔ! یہ شمعِ حق ضوفشاں رہیگی
اُٹھے گا جو بھی اسے بجھانے وہی ذلیل و خراب ہوگا

(احسن اسمٰعیل صدیقی گوجرہ)

خریداران رسالہ "درویش" قادیان

کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نومبر کا پرچہ شائع نہیں ہو رہا۔ بلکہ نومبر اور دسمبر کا پرچہ اکٹھا جلسہ سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جو کہ دسمبر کے پہلے ہفتہ ڈاک کے سپرد کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(مینیجر درویش، قادیان)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۵؍اکتوبر ۵۲ء

ہمارا بھی قصور ہے

خبر ہے کہ حکومت پاکستان نے بھارت کے ارباب حل وعقد پر ایک برقیہ کے ذریعہ زور دیا ہے کہ وہ ان اطلاعات کی تحقیقات کرے۔ جو بھارت میں انتہا پسند ہندو جماعتوں کے متعلق پہنچی ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ایک مشترکہ پروگرام بنا چکی ہیں۔ "تاکہ انہیں بھارت سے ڈرا دھمکا کر نکال دیا جائے۔ اور ان کی جائیدادیں ہندو تارکانِ وطن کے قبضہ میں دے دی جائیں۔

حکومت پاکستان نے بھارت کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ایسی تجاویز کو جامۂ عمل پہنانے سے روکا جائے۔ جن کا مقصد مسلمانوں کو دہشت زدہ کرنا اور انہیں بھارت سے نکال باہر کرنا ہے۔

کل ہم نے اس کے متعلق لکھا تھا۔ کہ تمام اسلامی ممالک کو اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہیئے۔ حکومت پاکستان کا یہ انتباہ اور مطالبہ بالکل واجب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تقسیم کے زمانہ سے ہی بھارت تقسیم کے معاہدہ کے خلاف کسی نہ کسی پیمانہ پر اس پر عمل کرتا چلا آیا ہے۔ ہندوؤں میں ایک نہایت متعصب مذہبی نما سیاسی طبقہ موجود ہے۔ جس کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ ہندو ہی اس کے اصل مالک ہیں۔ تقسیم سے پہلے بھی یہ طبقہ موجود تھا۔ مگر اب جبکہ مذہبی بناء پر برصغیر ہند دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ تو یہ طبقہ اور بھی اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہے۔ کہ وہ بھارت کے مسلمانوں کو بھارت میں نہ رہنے دے۔ وہ اس کا الزام ان لوگوں پر لگاتا ہے۔ جنہوں نے ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرایا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ملک دو حصوں میں تقسیم ہی ان متعصب لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو تمام برصغیر ہند کو صرف ہندوؤں کی ملکیت سمجھتے ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ یہ طبقہ محدود الاثر نہیں ہے۔ بظاہر تو اس نے ہندو مہاسبھا۔ جن سنگھ۔ سیوک سنگھ وغیرہ جماعتوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے۔ لیکن اندر ہی اندر یہ زہر ہندوؤں کے تمام طبقات میں کم و بیش مقدار میں پھیلا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ کانگرس بھی جو دراصل برصغیر میں ان تفرقات کو مٹانے کے لئے کھڑی ہوئی تھی۔ اور جس کے تاحال دعاوی وہی ہیں۔ آخر کار صرف ہندوؤں کی جماعت بن کر رہ گئی۔ اور ہندو کانگرسیوں کے کردار سے متاثر ہو کر بعض مسلمان جو کانگرس میں شامل تھے۔ کانگرس سے نکل کر مسلم لیگ کی حمایت پر مجبور ہو گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کانگرس میں ایک باثر صالح عنصر بھی موجود ہے۔ جو توازن قائم رکھتا چلا آیا ہے۔ آج بھی جبکہ بھارت میں کانگرس حکومت قائم ہے۔ بھارت کے مسلمان اس صالح عنصر پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ یہ صالح عنصر یقیناً جلد ہی ملک کی فضاء کو ان تخریبی اور رجعتی عناصر سے پاک و صاف کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہو جائیگا۔ اور ان معاہدات کی پوری پوری نگہداشت کرے گا جو تقسیم کے وقت اور اس کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان قائم ہیں۔

یہاں ایک بات جو تمام مسلمانانِ عالم کے لئے قابل غور ہے۔ ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ بھارت کے مسلمانوں کی موجودہ دقتیں ہندوؤں کی انتہا پسند جماعتوں کی وجہ سے ہیں۔ لیکن اگر بھارت سے علاوہ دیگر ممالک پر بھی نگاہ ڈالی جائے۔ تو ہمیں نظر آئے گا۔ کہ نہ صرف ہندو ہی بلکہ باقی تمام غیر مسلم اقوام بھی مسلمانوں کے ساتھ کچھ زیادہ مہر و محبت سے پیش نہیں آ رہیں۔ مغربی اقوام جن کے ہاتھ میں اس وقت دنیا کی تمام مادی قوت ہے۔ ان میں سے ایک ایک مسلمانوں کے خلاف ہے۔ اور صدیوں سے اس کام میں مصروف ہے۔ کہ مسلمان اقوام کو بے دست و پا کر کے رکھ دیا جائے۔ آج کوئی قوم بھی مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کرنا چاہتی۔ فلسطین۔ شمالی افریقہ مشرق وسطی۔ شمال و جنوب الغرض جہاں جہاں بھی مسلمان آباد ہیں۔ مغربی اقوام ان کے مقابلہ میں دوسرے مذہب کے لوگوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ فلسطین کے بہترین علاقے عرب مسلمانوں سے چھین کر یہودیوں جیسی پراگندہ قوم کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ کشمیر کا فیصلہ انصاف سے نہیں ہونے دیا جاتا۔ شمالی افریقہ سے مغربی سامراج کا سایہ ہٹنے نہیں دیا جاتا۔

یہ تو ملکی باتیں ہیں۔ معاشرتی اور تمدنی معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہی ہندو جو مسلمانوں سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔ پارسیوں۔ عیسائیوں حتیٰ کہ ہریجنوں تک کو اب اپنے قریب تر سمجھتے ہیں۔ یہی حال پارسیوں۔ بدھوں اور عیسائیوں کا ہے۔ نہ روس میں مسلمانوں کو چین نہ بھارت میں۔ نہ مشرقی یورپ میں۔ نہ مغربی میں۔ نہ امریکہ میں نہ افریقہ میں۔ غیر تو غیر خود اپنے ملکوں میں بھی ان کو آرام کی سانس لینے نہیں دی جاتی۔ معاملہ فلسطین میں نہ صرف برطانیہ اور امریکہ نے یہودیوں کا ساتھ دیا۔ بلکہ روس نے بھی انہی کی تائید کی۔

کیا یہ مسئلہ غور طلب نہیں ہے؟

کیا ہم صرف دوسروں کو کوسنے سے صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں؟ کیا ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ اس مسئلہ پر سوچتے وقت اپنا بھی جائزہ لیں؟ کہیں ہم ہی میں تو کوئی ایسا نقص نہیں ہے۔ جس سے یہ تمام اقوام مسلمانوں کی طرف سے اپنا دل صاف نہیں کر سکتیں؟

یہ درست ہے کہ مغربی طاقتوں کے عروج سے پہلے مسلمان ساری دنیا پر چھائے ہوئے تھے تمام اقوام اس وجہ سے بھی مسلمانوں کے ساتھ کینہ رکھتی ہیں۔ لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب جبکہ مسلمان اقوام بالکل کمزور و بے دست و پا ہو چکی ہیں۔ پھر کیا بات ہے۔ کہ ابھی ان اقوام کے دل ہماری طرف سے صاف نہیں ہوتے؟

اگر ہم اپنا جائزہ لینے پر آمادہ ہیں۔ تو آیئے۔ دوسری اقوام کی اپنے متعلق رائے معلوم کرنے کے لئے اس لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ جو انہوں نے ہمارے متعلق لکھا ہے۔ اگر آپ نے چند الفاظ میں اس رائے کا جو دوسرے ہمارے متعلق رکھتے ہیں۔ تصور کرنا ہو تو مودودی صاحب کے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" کے آغاز کے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"مذہبی دیوانوں کا ایک گروہ ننگی تلواریں ہاتھ میں لئے ڈاڑھیاں چڑھائے۔ خونخوار آنکھوں کے ساتھ اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا چلا آ رہا ہے۔"

مودودی صاحب نے یہ طنز یہ لکھا ہے۔ کہ "ہماری یہ تصویر ماہرین نے بڑی قلمکاریوں کے ساتھ بنائی ہے"۔ مگر اسی رسالہ میں آپ ایک اسلامی جماعت کا نقشہ اس طرح بناتے ہیں۔

یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Missioneris) اور مبشرین (Preachers) کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ ......

یہی پالیسی تھی۔ جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگیں کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا آنحضرتؐ کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہنچایا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ ظلم ہے جو ہمارے علماء نے نہ صرف اسلام پر اور نہ صرف مسلمانوں پر کیا ہے۔ بلکہ پیغمبر اسلام اور خلفائے راشدہ تک کی تاریخ مسخ کر ڈالی ہے۔ اور ابھی تک نہایت فخر سے کئے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے علماء کی یہی ذہنیت ہے۔ جس نے صدیوں سے اسلام کو ایک جابر دین اور مسلمانوں کو ایک مضحکہ خیز قوم بنا رکھا ہے۔ جس کا نقشہ خود مودودی صاحب کے الفاظ میں اوپر پیش کیا گیا ہے۔

مودودی صاحب نے صرف یہ "رسالہ جہاد فی سبیل اللہ" ہی نہیں لکھا۔ بلکہ ایک ضخیم کتاب بھی اسی موضوع پر تحریر فرمائی ہے۔ اور حال ہی میں ایک رسالہ قتل مرتد کے جواز میں بھی شائع فرمایا ہے۔ تلوار۔ تلوار۔ تلوار قتل۔ قتل۔ قتل۔ خون۔ خون۔ خون اور بس۔

اللہ اللہ گویا مودودی صاحب کے خیال میں اسلام کا نام اسلام غلطی سے رکھوا گیا ہے۔ اصل میں اس کا نام "افساد" ہونا چاہیئے تھا۔

جہاں کہیں مسلمانوں سے بے انصافی ہو رہی ہے۔ ہمیں اس بے انصافی کو مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن جب تک ان علماء سوء کی کند تلواروں کے گھناؤنے سائے اسلام کے چہرہ پر رقص کرتے رہیں گے۔ اس وقت تک ہمیں توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ دنیا اسلام کی حقیقت کو سمجھ سکے گی۔ یہ معلوم کرلے گی۔ کہ یہ ایک رحمت ہے۔ امن و سلامتی کی جنت ہے۔ ...اقوام مسلمانوں کے ساتھ انصاف کریں گی۔ ان کو ہاتھوں ہاتھ لینگی۔ ان کا خیر مقدم کریں گی۔ وہ ان کی راہ میں کانٹوں کی بجائے پھول بچھائیں گی۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ)

شذرات

فخرِ دوعالم کی شرمناک توہین

انگریز کے کافرانہ نظام حکومت میں جب ہماری آنکھوں نے یہ دردناک صورت حال دیکھی کہ دنیا کا وہ محسن اعظم جو ارضِ بطحا سے طلوع ہوا آج سب سے زیادہ مظلوم ہے تو دل کانپ اٹھے۔ اور ہم نے اپنے مولائے حقیقی سے پختہ عہد کیا کہ

الہ العالمین اگر تو ہمیں ایک آزاد خطہ عطا کر دے۔ تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ سب سے پہلے تیرے حبیب کو جگہ دیں گے۔ اور پھر خود آباد ہونگے۔

الحمد للہ کہ غلامی کی سو سالہ زنجیریں کٹ گئیں انگریز چلا گیا۔ اور ہم دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کے آزاد شہری بن گئے۔ مگر افسوس کہ ہم نے سب کچھ بسا لیا۔ مگر اپنے آقا کو نہ بسا سکے۔ اور یوں دکھائی دیتا ہے کہ دیانند۔ لیکھرام۔ شردھانند اور پادری احمد شاہ کی روحیں پھر سے آگئی ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں (۳ر اکتوبر ۱۹۵۲ء) ایک معاندِ رسالت نے سید الاولین والآخرین تاجدار مدینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے جو الفاظ استعمال کئے۔ وہ انتہائی دلخراش ہیں۔ اور ان کے تصور سے ہی کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔ اور قلم لرزنے لگتی ہے۔

اس بدباطن نے نہایت گندی اور ناپاک تشبیہ دیتے ہوئے کہا،

"نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے گدھا باتیں کرتا تھا صحابہ نے پوچھا حضور کیا کہتا ہے۔ فرمایا گدھا کہتا ہے کہ جس طرح میں اپنی نسل کا آخری گدھا ہوں آپ اپنی جماعت کے آخری رسول ہیں"۔

(تقریر کوچہ ہاری موچی گیٹ لاہور)

آنکہ نفسِ اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
مے تراشد عیب ہا در ذات خیر المرسلین
تیر بر معصوم مے بارد خبیث بد گہر
آسمان را مے سزد گر سنگ بارد بر زمیں
(المسیح الموعودؑ)

آقائے دوجہاں نے یقیناً ایسے ہی شقی القلب گروہ کے متعلق یہ خبر دی تھی۔

یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون (ای جماعۃ مزوّرون) یقولون نحن علماء و مشائخ ندعوکم الی الدین وھم کاذبون فیہ (مجمع البحار جلد ۱ صفحہ ۲۹۷) یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۲۸)

مسلمانو! یاد رکھو کہ عصر آخر میں علماء مشائخ کی ایک ایسی کنونشن یا جماعت ہوگی۔ جو نہایت دجل و فریب سے پبلک کو اسلام کی طرف جھوٹی دعوت دے گی۔ اور اپنی تائید میں ان بے ہودہ روایات کو بھی پیش کرے گی۔ جن کو تم اور تمہارے بزرگوں نے کبھی قبول نہ کیا ہوگا۔

پھر فرمایا اس کے ہتھکنڈوں سے تم کسی لمحہ غافل ہو گئے۔ تو تمہارا گمراہ ہو کر فتنہ کی لپیٹ میں آجانا ضروری ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان حیرت انگیز طریق سے پورا ہوا ہے۔ اور ہر مسلم کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ اِن غارتگرانِ ایمان سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے ۔

الٰہی خیر! دورِ فتنۂ آخر زماں آیا
بچانا شرِ شیطاں سے کہ وقتِ امتحاں آیا

پاکستان، انگریز اور احراری

پچھلے دنوں روٹری کلب لنڈن میں ہائی کمشنر پاکستان مسٹر اصفہانی کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ دی گئی۔ اور اس میں ایک فرنگی سیاستدان سر فریڈرک نے کھلا اعتراف کیا

"میں اسے سیاسی تدبر کا معجزہ تصور کرتا ہوں کہ پاکستان کے نظم و نسق کے مالک مضبوط کردار کے مالک افراد ہیں میں نہایت فخر کے ساتھ پاکستان کے مستقبل پر یقین رکھتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس ملک کو کس کردار کی ضرورت ہے"۔ (زمیندار ۹ر اکتوبر ۵۲ء)

خدا کا شکر ہے کہ اس موقعہ پر کوئی احراری موجود نہ تھا۔ ورنہ وہ جھٹ تحفظ ناموس رسالت کے جذبہ سے بے قابو ہو کر شہدا در تعوذ کے بالمقابل لاؤڈ سپیکر نصب کر کے یہ وعظ شروع کر دیتا۔

"حکومت مہاجرین کے مسئلہ میں ناکام ہو چکی ہے۔ خارجہ پالیسی بری طرح ناکام ہے۔ پانی کے مسئلہ میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ کشمیر کا مسئلہ ابھی تک ادھورا ہے۔ روٹی کے مسئلہ کا کوئی حل نہیں۔ غرضیکہ ان تمام باتوں میں حکومت ناکام رہی ہے۔ ہم انہیں بار بار سمجھاتے ہیں۔ اور اگر نہ مانے تو ہم ان کی مخالفت کرنے سے باز نہ آئینگے"

(آزاد ۲۰ر اگست ۱۹۵۲ء)

اور اگر جماعت اسلامی کا کوئی رکن یا ہمدرد موجود ہوتا۔ تو مندرجہ ذیل عنوان سے ایک ہینڈ بل شائع کرتا۔ اور اس کے نیچے ممبران جلسہ کے دستخطوں کی مہم شروع کر دیتا

"ہمارے ارباب اقتدار میں سے ننانوے فی صدی بددیانت اور ناقابل اعتماد نکلے ہیں"۔

(کوثر یکم اپریل ۴۸ء)

قریشِ مکہ بہاولنگر میں

قرآن بتاتا ہے کہ جس طرح ایک نبی کی آمد سے گزشتہ تمام انبیاء کی برکات کا زمانہ سامنے آجاتا ہے۔ اسی طرح سابقہ منکرین کی یاد بھی از سرنو تازہ ہو جاتی ہے۔

کلام اللہ کا یہ ارشاد آج بھی واقعات کی دنیا میں صدہا طریق سے زندہ حقیقت بنا ہوا ہے۔ لیکن ہم اس وقت صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔ کسے معلوم نہیں کہ قریش مکہ جب اسلام کے مقابل میں عاجز آگئے۔ تو انہوں نے محض انتقام لینے کی خاطر حضرت رسول خداؐ اور حضور انورؐ کے صحابہؓ کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔ اور امکانی حد تک بائیکاٹ کیا۔ یہ لوگ تو مدت ہوئی فوت ہو گئے۔ لیکن خبر آئی ہے کہ بہت سے لوگوں نے انہیں بہاولنگر میں دوبارہ دیکھا ہے۔

اس سلسلہ میں "زمیندار" ۶ر اکتوبر ۱۹۵۲ء نے مزید تفصیلات یہ بتائی ہیں۔ کہ کسی مولوی لطف اللہ صاحب نے بہاولنگر میں رد مرزائیت پر وعظ کیا۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام کو تلقین کی۔ کہ وہ مرزائیوں سے نہ سودا سلف خریدیں۔ اور نہ فروخت کریں۔

احراری پکڑے گئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے "آزاد" کے ایک بے بنیاد الزام پر احراری زعماء کو یہ چیلنج کیا تھا۔ کہ اگر وہ یہ حلف اٹھا دیں کہ

"آپ انجمن کے روپیہ سے خریدی ہوئی زمین کو اپنی ذاتی اغراض پر خرچ کرنے کے لئے فروخت کر رہے ہیں اگر ہم اس اعلان میں جھوٹے ہیں تو خدا کی ہم پر لعنت ہو"۔ (الفضل ۹ر اکتوبر ۵۲ء)

تو آپ انہیں اپنی طرف سے دس ہزار روپیہ دے دیں گے۔ اور ساتھ ہی آپ بھی ایسی قسم اٹھائیں گے۔

اس باطل شکن چیلنج کے مخاطب احراری لیڈر تھے۔ مگر جونہی یہ آواز فضا میں بلند ہوئی۔ احراریت کے قصر دجل و فریب میں زلزلہ برپا ہو گیا۔ اور ان کے دل و دماغ پر ہیبت طاری ہو گئی۔ تاہم گداگر لم یزل (زمیندار) نے دو دن کی بے ہوشی کے بعد یہ لکھا۔

"ایک دنیا جانتی ہے کہ خلیفہ قادیان کی ذات ہی انجمن کہلاتی ہے۔ اور اسی سے تمام جدید و قدیم تحریکوں کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ لہذا من و تو کا جھگڑا کیا ہے"۔ (زمیندار ۷ر اکتوبر ۵۲ء)

معلوم ہوتا ہے کہ "زمیندار" عالم سراسیمگی میں جواب دیتے وقت یہ بھی سوچ نہیں سکا۔ کہ اگر حقیقت یہی ہے تو اسے اپنے ہوش و حواس کھو دینے کی بجائے بڑی دلیری سے آزاد کو مشورہ دینا چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس چیلنج کو غنیمت سمجھتے ہوئے ضرور قبول کرلے۔

لیکن چونکہ زمیندار اتنا ضرور سمجھتا تھا کہ احراری موقعہ پر پکڑے گئے ہیں۔ اس لئے دس ہزار کا انعام دیکھتے ہوئے بھی اس نے یہ مشورہ دینے سے بالکل گریز اختیار کر لیا۔ اور اپنی گھبراہٹ پر پردہ ڈالنے کے لئے اور بڑا جھوٹ بول دیا کہ ابھی خلیفہ صاحب کی ذات ہی انجمن کہلاتی ہے۔

احراریوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین کا چیلنج اب بھی موجود ہے۔ لہذا جب تک وہ اپنے دجل و فریب کا کھلا اعتراف نہیں کر لیتے۔ ہر آنے والی ساعت ان کے لئے لعنت کا پیغام لا رہی ہے۔

اے کاش احراری ایسے مدعی قابلیت اس پر غور کریں۔

منٹگمری "تحفظ رسالت" کے سیلاب کی زد میں

منٹگمری شہر کافی عرصہ سے محافظین ناموس رسالت کا بڑا بھاری مرکز تسلیم کیا جاتا ہے اور جب سے صاحبزادہ فیض الحسن کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی ہے اسے خاص تقدس حاصل ہو گیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں منٹگمری کی فضائیں اس درجہ روح افزا ہو چکی ہیں۔ کہ دفتر "آزاد" اور "زمیندار" میں یہ خبریں پیہم اور متواتر موصول ہو رہی ہیں کہ

"منٹگمری میں غنڈوں نے اودھم مچا رکھا ہے معلوم ہوا ہے کہ بعض شرفا کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض شرفا غنڈوں کی حرکات سے تنگ آکر اپنے بال بچوں کو وطن چھوڑ جانے پر مجبور ہو گئے ہیں"۔ (زمیندار ۸ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کیا پنجاب کا محکمہ آبادکاری "تحفظ رسالت" کے سیلاب کی زد میں آنے والے شہریوں کو بچانے کا کوئی فوری بندوبست کرے گا؟

اخبار زمیندار کی متلون مزاجی اور متضاد حکمت عملی نے

مسلمانوں کو ہمیشہ سخت نقصان پہنچایا ہے

(اخبار قومیت لاہور)

(از محمد عبدالحق صاحب امرتسری۔ گنج مغلپورہ)

وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب کے نام مولوی اختر علی صاحب کی ایک کھلی چٹھی اخبار "آزاد" میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں مولوی اختر علی نے اپنے والد اور اخبار "زمیندار" کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"زمیندار نے اس وقت مسلمانوں کو بیدار کیا۔ جب موجودہ مسلم لیگ کے اکثر لیڈر انگریزی سرکاروں کی بارش میں بڑی بڑی کرسیوں پر استراحت اور آسودگی کے دن بسر کر رہے تھے۔ والد محترم حضرت مولانا ظفر علی خان قبلہ کی طرح وہ طوق وسلاسل کی جھنکار میں بھی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے میدان میں نکلتے۔ والد محترم نے تو کانگرس کے عروج کے زمانہ میں بھی جب اکثر مسلمان زعماء گاندھی کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے اعلانیہ کہا تھا کہ میں مسلمان پہلے ہوں اور ہندوستانی بعد میں"

(اخبار آزاد ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

قطع نظر اس کے کہ مولوی ظفر علی صاحب نے اور اخبار "زمیندار" نے مسلمانوں کی کتنی بے لوث خدمت کی ہے اور مولوی صاحب نے کانگریس کی کتنی مخالفت کی۔ یہ بات بالکل صاف ہے کہ مولوی ظفر علی صاحب نے مسلمانوں کو نقصان ضرور پہنچایا ہے۔ اور مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہونے کے کارنامے ضرور انجام دیتے ہیں مولوی صاحب کی خدمت کا ذکر اخبار "قومیت" لاہور کے مندرجہ ذیل اقتباس سے اچھی طرح لگ سکتا ہے۔

۱۹۳۴ء میں جب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کو وائسرائے کی کونسل میں ممبر نامزد کیا گیا تو مولوی ظفر علی نے اس وقت جو مسلم نوازی جو خدمت کی اس کے متعلق اخبار مذکور لکھتا ہے:-

"وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے میاں سر فضل حسین صاحب عنقریب ریٹائر ہو رہے ہیں اور سرکاری حلقوں میں یہ خبر بڑے وثوق سے بیان کی جاتی ہے کہ ان کی جگہ حکومت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء کا تقرر عمل میں لانے والی ہے موجودہ حالت میں اس کے نزدیک آپ ہر طرح قابل وموزوں ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میاں صاحب موصوف کی رائے بھی چوہدری صاحب کے ہی حق میں ہے۔ مسلمانان ہند کے سمجھدار طبقہ نے بحیثیت مجموعی حکومت کے اس ارادہ کو بنظر استحسان دیکھا ہے۔ لیکن مولوی ظفر علی خاں ہیں کہ وہ اپنی دیرینہ ذاتی عداوت کی وجہ سے جو فرقہ احمدیہ سے ہے اس معاملہ کو بلاوجہ مذہبی عقائد کا رنگ دے کر نہایت لغو اور شرمناک پروپیگنڈا سے "زمیندار" کے کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہیں۔ ایک طرف مولوی صاحب اپنی مخالفت کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ چونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کا تقرر مولوی صاحب کی سمجھ کے مطابق صحیح نہیں۔ لیکن دوسری طرف مسلمانوں کے ذمہ وار لیڈروں اور ان کی سب سے بڑی جماعتوں آل انڈیا مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ نے اس تقرر کو موزوں قرار دیتے ہوئے چوہدری صاحب پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے مولوی صاحب کا اپنی وجہ مخالفت کی یہ دلیل پیش کرنا کہ چوہدری صاحب قادیانی ہیں نہایت بے معنی اور لغو ہے اس سے مولوی صاحب کی ذاتی پرخاش کے سوا اور کچھ بھی مترشح نہیں ہوتا۔ یہ مولوی صاحب کی بدترین تنگ نظری کا مظاہرہ ہے مزید برآں ہر مسلمان جس نے مولوی صاحب کی زندگی کا عمیق نظروں سے مطالعہ کیا ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ اس شخص کی متلون مزاجی اور قدم قدم پر متضاد حکمت عملی نے مسلم قوم کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی کسی اہم ذمہ وار سیاسی نمائندہ جماعت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قوم کے تمام ذمہ وار نمائندے ان کی رائے سے شدید اختلاف رکھتے ہیں اور انہوں نے کبھی بھی کسی معاملہ میں نہ ان کی رائے طلب کی اور نہ ہی ان کے نظریہ کو قومی و ملی مفاد کیلئے بہتر قرار دیا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خاں ایک فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس طرح دوسرے مسلمان کسی نہ کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مختلف اسلامی فرقوں کا ایک دوسرے سے شدید اختلاف ہے اور علماء آئے دن ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ مولوی ظفر علی خاں کو معلوم ہوگا کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ اہلحدیثوں نے گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں علیحدہ نیابت دی جائے یا مخلوط انتخاب ہو۔ کیونکہ وہ اپنا نمائندہ ایک غیر مسلم کو بنا سکتے ہیں۔ لیکن حنفی مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک سمجھتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ حضرات کا مطالبہ بھی ایک سے زائد مرتبہ اس قسم کا ہو چکا ہے۔ لیکن آجتک اس فرقہ کی طرف سے جس کو مولوی ظفر علی اپنی نظر میں مسلمان ہی نہیں سمجھتے کبھی ایسا مطالبہ نہیں ہوا۔ بلکہ اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ جب کبھی بھی کوئی معاملہ اسلامی مفاد عامہ کے متعلق دنیا کے سامنے آیا۔ اس فرقہ کے مسلمانوں نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر اتحاد کا ثبوت دیا۔ چوہدری صاحب مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے ہمیشہ ہمنوا رہے ہیں ان کی قابلیت اور سیاسی فہم و فراست مسلمہ ہے۔ ان کا سیاسی مطمح وہی ہے جو مسلمانوں کے ذمہ وار نمائندوں کا ہے۔ مولوی ظفر علی کا بے ہودہ پروپیگنڈا کر کے مسلمانوں کی قوم کو گمراہ کرنا بدترین اخلاقی جرم ہے۔ مولوی ظفر علی ہمیشہ جمہور کے نظریہ سے اختلاف رکھ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانے کے عادی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مولوی ظفر علی کی فتنہ پردازی پر نفرت و حقارت کا اظہار کریں"

(اخبار قومیت لاہور، ۱ ستمبر ۱۹۳۴ء)

یہ ہے وہ خدمت جس کو اختر علی خاں فخر کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ جس طرح ماضی میں تمام سمجھدار لیڈروں نے جن میں ..... قائد اعظم بھی شامل تھے۔ چوہدری صاحب پر اعتماد کیا تھا۔ اسی طرح آج بھی اسی طرح انہی لیڈروں نے جن میں بانی پاکستان قائد اعظم بھی تھے۔ انہوں نے چوہدری صاحب پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے آپ کو وزارت خارجہ پر فائز کیا جس طرح پہلے ان لوگوں نے مسلم لیڈروں کی مخالفت کرتے ہوئے چوہدری صاحب کے تقرر کی مخالفت کی تھی اور اس مخالفت کو مسلم لیگ نے بدترین جرم قرار دیا تھا اسی طرح آج بھی مسلم لیگ کی اکثریت چوہدری صاحب کی مخالفت کو بدترین جرم قرار دیتی ہے"

"آزاد" لاہور کی صریح غلط بیانی

اخبار "آزاد" لاہور کی اشاعت مورخہ ۸ اکتوبر صفحہ ۴ پر سیالکوٹ آر۔ ایم۔ ایس کے انچارج چوہدری صفدر علی خانصاحب کے متعلق غلط پروپیگنڈا کیا گیا ہے اور حقیقت سے بعید الزامات لگائے گئے ہیں۔ یہ کہنا کہ وہ سرکاری دفتر میں "احمدیت" کے متعلق پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں اور سرکاری کام سرانجام نہیں دیتے صریحاً غلط بیانی ہے۔ چوہدری صفدر علی خاں ایک مخلص احمدی مسلمان اور کم گو بے ضرر انسان ہیں اور اپنا سرکاری کام نہایت جانفشانی اور ایمانداری سے سرانجام دیتے ہیں۔

اخبار مذکور میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ عیسائی ہیں۔ حالانکہ چوہدری صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت ۱۹۳۴ء میں کی تھی اور وہ پیدائشی مسلمان ہیں۔ یہ الزام بھی بالکل غلط ہے کہ چوہدری صاحب موصوف سٹاف کے مذہبی فرائض میں دخل دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو سچ بولنے کی توفیق دے۔ (نامہ نگار)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ رسالہ

"خالد"

ماہ اکتوبر ۵۲ء کا پرچہ خالد جملہ مجالس اور دیگر خدام کو بھجوا دیا جا چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خدام اور مجالس اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔ جن احباب کی خدمت کی پرچہ بامید خریداری بھجوایا گیا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم اس بارہ میں اپنے فیصلہ سے جلد تر مطلع فرمائیں تا اگلا پرچہ ضرورت کے مطابق چھپوا دیا جائے۔ اگر کوئی دوست کسی وجہ سے پرچہ خریدنا نہ چاہتے ہوں تب بھی ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ارادہ سے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ کو مطلع فرمائیں۔ ورنہ قیمت سالانہ چار روپیہ آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔

مجالس اپنا چندہ "خالد" سالانہ اجتماع پر آنے والے خدام کے ذریعہ بھجوا سکتی ہیں۔ اس میں انہیں سہولت رہیگی آئندہ پرچہ اجتماع کے موقعہ پر شائع ہوگا اور مقام اجتماع میں ہی تقسیم ہوگا۔ سالانہ اجتماع ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ مینجر رسالہ خالد ربوہ

خدام کا شاندار اجتماع

(از محمد اسحاق صاحب خلیل منشی فاضل متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

قومیں تبھی گرتی اور تباہ ہوتی ہیں۔ جب یا تو ان کا مرکز سے تعلق ٹوٹ جائے۔ یا افراد میں خرابی پیدا ہو جائے۔ اگر مرکز درست رہے تو اعضاء میں نگاڈکم پیدا ہوتا ہے۔ رگ بگڑ بھی جاویں۔ تو ان کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ پس قومی ترقی کے لئے مرکز میں جمع ہونا اور اس سے وابستگی نہایت ضروری ہے۔

اس غرض سے اللہ تعالیٰ نے شریعت مطہرہ میں مختلف قومی اجتماعات مقرر فرمائے ہیں۔

تمام مسلمانوں کو حکم ہے۔ کہ شب و روز محلے کے تمام افراد پانچ دفعہ اکٹھے ہوں۔ پھر ہفتہ میں ایک مرتبہ تمام بستی کے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دے رکھا ہے کہ وہ تمام اکٹھے ہو کر جمعہ کی نماز ادا کریں۔ پھر سال میں دو مرتبہ عیدین آتی ہیں۔ حکم ہے کہ گرد و نواح کے جس قدر لوگ اکٹھے ہو سکیں وہ اکٹھے ہوں۔ تاکہ یہ اجتماع ملت کی فلاح اور بہبودی کا موجب ہوں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر سال میں ایک دفعہ فریضہ حج آتا ہے۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان مرکز واحد پر جمع ہو کر تبادلہ خیالات کریں۔ اور امت کی فلاح مضبوطی اور تنظیم کی صورت پیدا ہوتی رہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود نے خدام الاحمدیہ کے لئے ایک قومی اجتماع کی بنیاد ڈالی ہے۔ تاکہ تمام جگہوں سے احمدی نوجوان اکٹھے ہو کر اپنی تنظیم کو محکم کر سکیں اور اپنی انفرادی اصلاح کر کے جماعت کے لئے نیک نامی کا موجب ہوں۔ اس سال یہ اجتماع ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ اس اجتماع کی برکات سے کما حقہ مستفید ہو سکیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ ہم کو ہر وقت اپنا Motto یعنی نصب العین مد نظر رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ یعنی انسان جس قسم کی نیت کرے گا۔ اسی قسم کے اس کے اعمال ممتاز ہوں گے۔ اس حدیث کی روشنی میں اجتماع میں شریک ہونے والے تمام خدام کا فرض ہے کہ وہ روحانی تنظیم اور علمی ترقی کے حصول کی نیت سے شمولیت کا ارادہ کریں۔ اور اپنا نصب العین کبھی نہ بھولیں۔ وہ نصب العین مندرجہ ذیل ہے۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی۔ قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان۔ مال۔ عزت اور وقت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا"

(۲) دوسری بات یہ ہے۔ کہ جن خدام کو اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل ہو۔ وہ یہاں پہنچ کر اخلاق فاضلہ کا مظاہرہ کریں۔ اور اپنے اندر صحیح اسلامی اخوت کا جذبہ پیدا کریں۔ خدام کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے غیر متعارف بھائیوں سے میل ملاپ قائم کریں۔ اور اپنے بھائیوں کو سلام کہنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

"إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَءَ بِالسَّلَامِ" (ترمذی و ابو داؤد)

کہ لوگوں میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ وہ شخص بہتر ہے۔ جو السلام علیکم کہنے میں سبقت لے جائے۔ پس ہمیں اس ارشاد پر بھی زیادہ سے زیادہ عمل کرنا چاہیئے۔

(۳) تیسری چیز جو نہایت لازمی ہے۔ وہ صفائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتماعوں کے موقعوں پر صفائی رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور اس چیز کی وقعت اور ذمہ داری ہمارے اجتماع کی عظمت اور وقعت کے پیش نظر اور بھی اہم ہو جاتی ہے۔ اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح انشاء اللہ العزیز خدام الاحمدیہ کی صفائی کا موازنہ کیا جائے گا۔ پس خدام کو ابھی سے اپنے خیمے۔ بستر اور جسموں کی صفائی کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ اپنے اور بیگانے سب ہمارے خدام سے نمونہ حاصل کریں۔

(۴) اجتماعوں کے آداب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ (سورۃ نور رکوع ۱۶ آیت ۱۵)

فرمایا کہ وہ مومن جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ جب رسول کے ہمراہ کسی مشورے کے لئے اکٹھے ہوں۔ تو جب تک رسول انہیں اجازت نہیں دیتا۔ وہ اس مجلس سے اٹھ کر نہیں جاتے۔ اس میں حقیقی مومنوں کے طرز عمل کی تشریح فرمادی ہے۔ کہ ان کا شعار یہی ہوتا ہے۔ اور یہی ہونا چاہیئے۔ کہ جب وہ کسی مجلس میں حاضر ہوں تو جب تک وہ مجلس برخواست نہ ہو۔ اس مجلس سے اٹھ کر نہ جائیں لیکن استثنائی صورتوں میں صدر سے اجازت لے لیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ زیر تفسیر آیت بالا رقمطراز ہیں۔

"اس میں ایک گر بیان ہوا ہے جس پر عمل کر کے انسان روحانی اور جسمانی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ اور وہ گر یہ ہے۔ کہ جو امور، جو احکام جو مشورے جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں۔ ان میں افراد کا حق نہیں ہوتا کہ بغیر اجازت لئے کوئی کام کریں۔ بعض کاموں کے متعلق ایسا ہوگا۔ کہ حکم نہیں بلکہ مشورہ دیا جائے گا۔ ان کے متعلق بھی کسی کا حق نہیں ہوگا کہ کہدے میں ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ اسے امام کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ کہ اس میں یہ نقص ہے۔ اس لئے اس کی بجائے اس طرح کرنے کی اجازت دی جائے۔ اگر اجازت مل جاوے۔ تو اس کے ماتحت کام کرے۔ اور اگر نہ ملے۔ تو جس طرح عام مشورہ دیا گیا ہو۔ اسی طرح کرے۔ اگر کوئی اجازت نہیں لیتا اور اپنی مرضی کے مطابق ہی کر لیتا ہے۔ تو وہ مومن ہی نہیں رہتا۔

شریعت نے تو اتنا لحاظ رکھا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شدت کے ساتھ اس پر عمل کراتے تھے کہ خطبہ جمعہ میں اجازت نہ ہوتی۔ کہ طبعی ضرورت کے لئے بھی کوئی بلا اجازت چلا جائے۔ مثلاً پیشاب پاخانہ کے لئے بلا اجازت جانے کی اجازت نہ ہوتی ایسی حالت میں صحابہ کرامؓ اس طرح کرتے کہ سرک کر سامنے آجاتے۔ یا انگلی اٹھا دیتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیال کر لیتے کہ کوئی حاجت ہے۔ اور ہاتھ کے ہی اشارے سے اجازت دے دیتے .... مگر تم میں یہ بات نہیں ہے۔ اب میں خود دیکھتا ہوں۔ کہ سفروں میں اکٹھا چلنے کی احتیاط نہیں کی جاتی۔ میں تو سب کا خیال رکھتا ہوں۔ اور جو ساتھ نہ ہو۔ اس کے متعلق پوچھ لیتا ہوں لیکن ساتھیوں کا یہ حال ہوتا ہے۔ کہ کوئی دس میل آگے ہوتا ہے۔ تو کوئی دس میل پیچھے۔

تمہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو کام جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ افراد سے نہیں۔ ان میں سب کو ایسا پرویا ہونا چاہیئے۔ جیسے کہ مالا کے دانے ایک تاگے میں پروئے ہوئے ہوتے ہیں کسی کو ذرا نہیں ملنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی چلتا ہے۔ تو امام کی اجازت سے چلے۔

لوگوں نے ایک بات بنائی ہوئی ہے۔ کہ جب تسبیح کے دانے پروتے ہیں۔ تو تاگے کے دونوں سرے اکٹھے کر کے ایک لمبا دانہ پرو دیتے ہیں۔ اور اسے امام کہتے ہیں۔ وہ ہلے تو دانے ہل سکتے ہیں۔ اگر نہ ہلے تو دانے نہیں ہل سکتے۔ یہ ظاہری مثال ہے۔ اور نہایت آسان اور واضح مثال ہے۔ لیکن بہت کم ہیں۔ جو اس گر کو سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ جو ایسے امور میں جو جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی رائے اور منشاء کے ماتحت کام کرے۔ اور امام کی کوئی پروا نہ کرے۔ مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ اگر کوئی دینی کام ہے۔ تو اجازت لے لے۔ اور اگر دنیاوی کام ہے۔ تو مشورہ لے سکتا ہے۔ بہرحال ہر امر میں اسکے لئے استیذان ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "مومن وہی ہے جو اجازت مانگتا ہے" خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر اجازت مانگیں تو بعض کو دیدی جائے۔ آئمہ نے دینی امور میں بھی اجازت دینا جائز سمجھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض لوگوں کو ان کی کمزوریاں دیکھ کر کسی بات کی اجازت دے دی اسی طرح حضرت خلیفہ اول نے بھی کیا" (درس القرآن فرمودہ حضرت امیر المومنین نوشتہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل مطبوعہ قادیان صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴)

پس اجتماع کے موقعہ پر خدام کو ان ارشادات پر عمل کرنا چاہیئے۔

مبارک وہ جس کو خدا اپنا ہاتھ قرار دے دے

(۱) ہمیشہ یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

(۲) مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ وہ جتنی قربانی کرتا ہے۔ اتنا ہی اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اپنا وعدہ زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے۔ (کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکے۔ اگر نہیں۔ تو کب کرنا ہے۔ اس سال میں سے تو گیارہ ماہ ختم ہو رہے ہیں۔ آپ بیدار ہوں)

(۳) "پس مومن کی تو یہ عید ہے۔ کہ وہ خدا کی راہ میں جان لڑا دے۔ مال پانی کی طرح بہا دے۔ پس وہ جو اس بیع کو پورا کرتا ہے۔ تو اس کو خوش ہونا چاہیئے"

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت خدمت دین کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے۔ اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔

(۵) پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں۔ یہ ان کی بدنصیبی ہو گی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا بہت تحریک جدید میں حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا۔ اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔

(۶) جو اس تحریک میں شامل ہیں۔ وہ اپنے وعدے کا جائزہ لیں۔ کہ آیا سو فی صدی پورا ہو چکا اگر اس میں کچھ کمی ہے۔ تو اس تھوڑے سے وقفہ میں پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

احرار سے سوائے نقصان کے مسلمانوں کو کبھی بھی کچھ حاصل نہیں ہوا

(ملک کے مشہور ادیب ایم اسلم کے قلم سے)

ملک کے مشہور ناول نگار ایم اسلم اپنی تصنیف "انقلاب اسلام" میں احراریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"دوسری جماعت "احرار" کہلاتی تھی۔ یہ جماعت بظاہر تو مسلمانوں کے سیاسی نقطۂ نظر کی حمایت کے لئے وجود میں آئی تھی۔ لیکن ملک کی بدقسمتی سے اس کے لیڈر بہت جلد کانگرس کے طرفدار ہو گئے۔ کانگرس نے جب "آزادی" کا اعلان کیا۔ تو "خدائی خدمتگاروں" کی طرح یہ جماعت بھی کانگرس کے ساتھ مل گئی۔ جب سول نافرمانی کی تحریک بند ہو گئی۔ تو احراریوں نے کشمیر ایجی ٹیشن میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ اور کشمیر ایجی ٹیشن کے ختم ہونے پر ان لوگوں نے اپنی جماعت کو زندہ رکھنے کے لئے "مرزائیت" کے خلاف آواز بلند کرنی شروع کر دی۔ بہرکیف جس طرح "خدائی خدمتگار" مسلمانوں کے مفاد کے لئے غیر مفید اور ضرر رساں ثابت ہوئے۔ اسی طرح اس جماعت کے قیام سے بھی مسلمانوں کو نقصان کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوا" (انقلاب اسلام صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۱)

"پنجاب میں بھی ہندو مسلم کشیدگی بہت زوروں پر تھی۔ لیکن یہاں ہندو چونکہ اقلیت میں تھا۔ اس لئے وہ سکھوں پر ڈورے ڈال رہا تھا۔ پنجاب میں مسلمانوں کی قیادت سر فضل حسین جیسے ماہر سیاست دان کے ہاتھ میں تھی۔ احرار سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی چالیں چل رہے تھے۔ اور سر فضل حسین سے ٹکر لینے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ لیکن سیاست کے میدان میں سر فضل حسین کے مقابلہ میں احراری لیڈروں کی چالیں محض بازیٔ طفلانہ کی حقیقت رکھتی تھیں۔ اس لئے جماعت احرار کی سب چالیں ناکام رہیں۔ لیکن سر فضل حسین کا اچانک انتقال ہو گیا۔ اور سر سکندر حیات صوبہ کے وزیر اعظم بنے اور انہوں نے ہندوؤں اور سکھوں سے سمجھوتہ کر کے "یونینسٹ پارٹی" قائم کی۔ احراریوں کو پھر ایک بار اقتدار حاصل کرنے کے سہانے خواب نظر آنے لگے۔ لیکن اس وقت لاہور میں "مسجد شہید گنج" کا قضیہ اچانک پیدا ہو گیا۔ مسجد شہید گنج پر مدت سے سکھ قابض تھے۔ مئی ۱۹۳۵ء میں سکھوں نے اس مسجد کو گرا دینے کا فیصلہ کیا۔ مسجد کے ساتھ سکھوں کا چونکہ ایک گوردوارہ تھا۔ اس لئے وہ گوردوارے کی توسیع کے لئے مسجد کو منہدم کرنا چاہتے تھے۔ سکھوں نے حکومت پنجاب سے اجازت مانگی۔ اور حکومت نے سکھوں کی درخواست منظور کر لی۔ اور یہ سب کچھ اس وقت ہوا۔ جب سکھوں اور احرار لیڈروں کے درمیان کچھ دوستانہ معاہدے ہو چکے تھے۔ حکومت کی اجازت اور سکھوں کے اس ناپاک ارادے سے مسلمانان لاہور میں بے حد جوش اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ مسلمانوں کے کئی وفد گورنر سے ملے۔ اور معاملہ کی اہمیت بڑے معقول طریقے سے گورنر کے سامنے پیش کی۔ ان وفود میں میاں امیر الدین صاحب نے جو اپنی قومی اور ملی سرگرمیوں کے باعث مسلمانوں میں بہت ہردلعزیز تھے۔ (کچھ مدت بعد لاہور کارپوریشن کے پہلے میئر منتخب ہوئے) مسلمانوں کی طرف سے بڑی سرگرمی سے کام کیا گیا۔ اور ایک موقعہ پر تو گورنر سے ان کی تیز سی جھڑپ ہو گئی۔ مولانا ظفر علی خاں مدیر زمیندار کے "نیلی پوش" بھی سر پر کفن باندھ کر مسجد کے تحفظ کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن سکھوں نے حکومت کی مدد سے رات کے وقت مسجد کو شہید کر دیا۔ مسلمانوں کو جب اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو وہ جتھے بنا بنا کر مسجد کو ہو لئے۔ حکومت نے تشدد سے کام لیا۔ نہتوں پر گولیاں چلائیں۔ بہت سے مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اور ہزاروں جیلوں میں بند ہو گئے۔ یہ آگ سارے پنجاب میں پھیل گئی۔ لیکن اگر کوئی خاموش رہا۔ تو احراری رہے۔ یا خاکسار۔ آخر مسٹر محمد علی جناح لاہور تشریف لائے۔ اور مسلمانوں کو آئینی طریقہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ اس طرح یہ آگ فرو ہوئی۔"

(انقلاب اسلام صفحہ ۲۳۴ - ۲۳۵)

"پنجاب میں مجلس احرار ابھی تک زخمی سانپ کی طرح بل کھا رہی تھی۔ مسجد شہید گنج کے موقعہ پر احراریوں کے طرز عمل سے ملک میں اس جماعت کے خلاف نفرت پھیل چکی تھی۔ اچانک ۱۹۳۹ء میں لکھنؤ میں شیعہ اور سنیوں میں تبرہ اور مدح صحابہ کا قضیہ پیدا ہو گیا۔ اور کئی بار دونوں جماعتوں میں تصادم بھی ہوا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے مجلس احرار نے مدح صحابہؓ کی تحریک جاری کر دی۔ اور سنیان لکھنؤ کی مدد کے لئے پنجاب سے جتھے بھیجنے شروع کر دیئے......" (صفحہ ۲۳۸)

"........ تقسیم ملک ہند کے بعد پنجاب میں مسلمانوں کا جو کشت و خون ہوا۔ اس کی ذمہ داری ملک خضر حیات خاں ٹوانہ پر بہت بڑی حد تک عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح مجلس احرار نے بھی کھلے بندوں پاکستان کی مخالفت کرنی شروع کر دی۔ جس طرح حکیم ملت حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے مولوی حسین احمد مدنی (۴) کی اسلام فروشانہ سرگرمیوں سے بیزار ہو کر چند اشعار میں اپنی بیزاری کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح مولانا ظفر علی خاں صاحب نے احراریوں کی ننگ اسلام حرکات سے جل کر کہا تھا کہ

"اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
اس پہ ہے یہ دعویٰ کہ ہیں اسلام کے احرار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
کافر سے موالات مسلمان سے بیزار
احرار کہاں کے یہ ہیں اسلام کے غدار
پنجاب کے احرار۔ اسلام کے غ[illegible]ار"

(انقلاب اسلام ص ۲۴۹-۲۵۰)

صنعتی و تجارتی معلومات

پاکستان کے صنعتی مالیاتی کارپوریشن کی تیسری سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۵۲ء تک پبلک اور پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنیوں اور انفرادی تجارتی اداروں کو ۲,۰۲,۱۵,۰۰۰ روپے قرض دیئے گئے۔

پاکستان میں ۱۹۵۲ء کی پہلی ششماہی میں ۳۲۱۹۶۷ ٹن کوئلہ نکالا گیا جبکہ ۱۹۱۵ء کی پہلی ششماہی میں ۲۶۵۹۶۱ ٹن کوئلہ نکالا گیا تھا۔

زیر تبصرہ مدت میں ۲۷۶۹۳۰ پیپے تیل حاصل ہوا جبکہ ۱۹۵۱ء کی پہلی ششماہی میں ۲۷۴۴۰ پیپے تیل حاصل ہوا تھا۔ ۱۹۵۲ء کی پہلی ششماہی میں ۴۳۷۸ ٹن کرومائٹ اور ۴۷۸ ۲۲ ٹن سلیکا ریت بھی حاصل ہوا۔

مرکزی حکومت نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ۳/۴ ۲ فیصدی والا قرضہ ۵۸-۱۹۵۷ء اور تین فی صدی والا قرضہ ۷۰-۱۹۶۹ء (دوسری اجرائی) جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کراچی اور لنڈن کے درمیان جو ریڈیو ٹیلیفون سروس قائم ہے اس کا سلسلہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء سے آسٹریلیا کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔

کوئٹہ میں ۲۴ ستمبر ۱۹۵۲ء سے بنک دولت پاکستان کے شعبہ بنکاری کی ایک شاخ کھل گئی ہے جس نے سرکاری ایجنسی کی حیثیت سے امپیریل بنک آف انڈیا کوئٹہ کا تمام کاروبار سنبھال لیا ہے۔

مالیاتی سال رواں سے مرکزی حکومت کی آمدنی اور خرچ کے حسابات کی ماہانہ اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔

اگست ۱۹۵۲ء میں پاکستان سے نجی حساب پر بحری راستہ سے ۱۲ کروڑ ۲ لاکھ روپے کا سامان درآمد اور ۹ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے کا سامان برآمد ہوا اور ۹ کروڑ ۱۷ لاکھ روپے کا سامان برآمد ہوا۔ اس طرح برآمد کے مقابلہ میں درآمد ۲ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے زیادہ رہی۔

انسداد ناجائز درآمد و برآمد کے محکمہ نے ستمبر کے آخری پندرہ روز میں ناجائز درآمد و برآمد کے ۱۷ واقعات کا پتہ چلایا۔ جن میں ۸ کراچی اور ۹ سندھ سے متعلق تھے۔

جی جی قسم کے خام پٹ سن پر برآمدی محصول ۱۵ روپے سے کم کر کے ۵ روپے کر دیا گیا ہے۔

مشرقی بنگال میں سلہٹ سے چھتک تک ۱۴ میل لمبی ایک نئی ریلوے لائن تعمیر ہو رہی ہے۔

جمعہ کے دن بنک دولت پاکستان کے دفتر ۹ بجے صبح سے ساڑھے ۱۰ بجے صبح کے بجائے ساڑھے آٹھ بجے صبح سے ساڑھے دس بجے صبح تک کھلا کریں گے۔

پرانے فولاد کو صاف کر کے قابل استعمال بنانے فولاد کی صنعت کو بہتر بنانے اور اسے جدید پیمانہ پر چلانے میں صنعت کاروں کی مدد کرنے کے لئے مسٹر ایس فریڈرک میگس کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرما دیجئے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

بحریہ کے پہلے پاکستانی کمانڈر انچیف فروری ۵۳ء میں عہدے کا چارج لینگے

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے پہلے پاکستانی افسر فروری ۵۳ء میں اس عہدے کا چارج لے لیں گے۔ آپ بحریہ کے موجودہ چیف آف سٹاف کموڈور ایچ ایم ایس چودھری ہیں۔

موجودہ کمانڈر انچیف نائب امیر البحر جے ڈبلیو۔ جیفورڈ اسی وقت اپنے عہدہ سے دستبردار ہونگے ایڈمرل جیفورڈ جو حال ہی میں عدن سے بحریہ کی ایک مشق میں حصہ لینے کے بعد کراچی واپس آئے ہیں تقسیم ہند کے بعد سے پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ہیں۔ گذشتہ سال کے موقع پر آپ کو سی۔ بی ای کا خطاب دیا گیا تھا۔ (استار)

مسٹر پٹھان راولپنڈی جا رہے ہیں

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان کی وزارت خزانہ کے وزیر مملکت مسٹر غیاث الدین پٹھان آج ایک ہفتہ کے لئے راولپنڈی کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ راولپنڈی میں اپنے قیام کے دوران میں آپ وزارت دفاع اور وزارت امور کشمیر کے عہدیداروں سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

آپ ... ہوتے ہوئے ۲ نومبر کو کراچی واپس آجائیں گے۔ (استار)

بلوچستان میں اُون کاتنے کا کارخانہ

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان کے ضلع سبی میں ہرنائی کے مقام پر اون کاتنے کا پہلا کارخانہ آئندہ سال کے شروع میں کام شروع کر دے گا۔

۲۰ ایکڑ کے رقبے میں قائم اس کارخانے پر سرکاری خزانے سے ۸۰۰۰ ۵ ۲ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ مکمل ہو جانے کے بعد اس کے ۲۰۰ تکلے قالینوں کمبلوں اور ٹویڈ کے لئے اون تیار کرینگے ہرنائی ضلع سبی کا ایک چھوٹا سا مگر نہایت صاف ستھرا قصبہ ہے۔ یہاں بہترین اون پیدا کرنے والی بھیڑیں بکثرت موجود ہیں۔ اور صوبہ کے تمام علاقوں کے ساتھ اس کے مواصلات قائم ہیں۔ (استار)

بلوچستان کیلئے اصلاحاتی کمشنر

کوئٹہ ۲۴ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے بلوچستان میں ایک ریفارمز کمشنر کے تقرر کی منظوری دے دی ہے

یہ کمشنر اپنے ایک نائب کے ساتھ مل کر صوبے میں دستوری اصلاحات کے فوری نفاذ کا انتظام کرے گا۔ عنقریب دونوں نئے افسر اپنے فرائض سنبھال لیں گے (استار)

اردن پارلیمنٹ کا اجلاس

عمان ۲۴ اکتوبر۔ ایک شاہی فرمان کے مطابق اردن کی پارلیمنٹ کا اجلاس یکم نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ عبدالہدیٰ نے کابینہ کی ترتیب نو کے بعد یہ پہلا اجلاس ہو گا۔

وزیراعظم توفیق عبدالہدیٰ اس سیشن میں پارلیمنٹ سے اپنی کابینہ اور اپنے اصلاحاتی منصوبے کے متعلق اعتماد کا ووٹ طلب کرینگے (استار)

سمندر میں تیل کے کنوؤں کی کھدائی

لندن ۲۴ اکتوبر۔ برٹش بورنیو کے ساحل سے ایک میل کے فاصلہ پر سمندر میں تیل کے کنوؤں کی کھدائی کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

ایک تیرنے والی جیٹی کو سمندر میں لے جا کر لنگر انداز کیا جائے گا۔ اس پر سینکڑوں ٹن وزنی سامان اور آلات وغیرہ رکھے جائیں گے۔ (استار)

اینگلو ایرانی کمپنی کو قانونی چارہ جوئی سے نہیں روکا جا سکتا

لندن ۲۴ اکتوبر۔ لندن میں ایران کی طرف سے سرکاری طور پر سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی اطلاع موصول ہونے پر کسی خاص ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی زیادہ تبصرہ کیا گیا ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ اقدام متوقع تھا مگر بہر صورت قیاس آرائیاں جاری تھیں کہ شاید ڈاکٹر مصدق عین آخری وقت پر انقطاع کی دھمکی واپس لینے پر آمادہ ہو جائیں۔ کل سہ پہر تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا ایرانی مراسلے کا جواب برطانیہ کی طرف سے دیا جائے گا کہ نہیں۔ اور اگر دیا جائیگا تو کب ۔ سرکاری حلقوں کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ایران کے اس اقدام سے اینگلو ایرانی کمپنی اور حکومت ایران کے مابین تیل کے جھگڑے کی قانونی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور کمپنی کو حکومت برطانیہ کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ اور اگر ایران کے لئے یہ ممکن ہو بھی گیا کہ وہ آزادانہ طور پر غیر ملکی خریداروں کے ساتھ تیل کی فروخت کے معاہدے طے کرے

تو بھی اینگلو ایرانی کمپنی کو قانونی چارہ جوئی کرنے سے ہرگز نہ

(... ۲۰ ... (استار))

مسلمانوں کے اخراج کی سازش کرنے والوں کے خلاف تحقیقات کیجائے

حکومت پاکستان کا حکومت ہند سے مطالبہ

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے تار کے ذریعہ ہندوستانی حکام سے درخواست کی ہے کہ انتہا پسند ہندو جماعتوں کی طرف سے ہندوستانی مسلمانوں کے اخراج کے منصوبے باندھنے کی خبریں آ رہی ہیں۔ ان کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ اور اس قسم کے منصوبوں کو عمل میں آنے سے روکا جائے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کے مراسلہ میں بڑے واضح انداز میں ان خبروں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ ان جماعتوں نے مسلمانوں کو دہشت زدہ کر کے ہندوستان سے نکال باہر کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے اور پولیس نے ان جماعتوں کو امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہندوستانی حکام کی توجہ اس طرف بھی دلائی گئی ہے۔ کہ مغربی بنگال کے اخبارات میں یہ پروپیگنڈے کئے جا رہے ہیں۔ کہ پاکستان میں ہندوؤں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان سے فرقہ وارانہ کشیدگی کی جو خبریں آئی ہیں۔ وہ کشیدگی دراصل اسی قسم کے غیر ذمہ دارانہ پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی حکومت نے اس امر پر تشویش ظاہر کی ہے۔ کہ ریاست تریپورہ میں مسلمانوں کی جائدادیں بے تحاشہ لوٹی گئیں۔ اور انہیں نکال باہر کر کے پاکستان بھیجدیا گیا۔ مراسلہ میں درخواست کی گئی۔ کہ ریاست میں مسلمانوں کے خلاف جو اندھیر نگری برپا ہے اسے روکا جائے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ تریپورہ کے جن مسلمانوں کو بغیر پاسپورٹ کے پاکستان جانے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ یہ پاسپورٹ اسکیم کی خلاف ورزی ہے۔

مسٹر بیون کو لیبر پارٹی کا الٹی میٹم

لندن ۲۲ اکتوبر۔ پارلیمنٹری لیبر پارٹی نے آج ایک الٹی میٹم منظور کیا ہے۔ جو پارٹی لیڈروں کی طرف سے ہے۔ اور جس میں مسٹر بیون اور بایاں بازو والے گروپ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اس گروپ کو توڑ دیں۔

پارٹی لیڈر مسٹر اٹیلی کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے اس الٹی میٹم کی ناکامیابی اور کامیابی پر اپنے سیاسی وقار کی بازی لگا رکھی تھی۔

لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۲۳ اکتوبر: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لاہور کارپوریشن کی حدود میں آج سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ جو سات دن تک جاری رہیگی۔ پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا کوئی جلوس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر نہیں نکالا جا سکتا۔ حکمنامہ میں وجہ کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ کہ بعض لوگ یوم کشمیر کے سلسلہ میں جلوس نکالنے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ جس سے امن عامہ میں خلل کا اندیشہ ہے۔

گندم اور آٹے کے کوٹہ میں اضافہ ہوجائیگا

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ آج جمعہ ۲۴ اکتوبر سے گندم اور آٹے کے راشن میں اضافہ ہو جائے گا نئے کوٹہ کے تحت ہر بالغ کو چھ چھٹانک روزانہ اور نابالغ کو ۳ چھٹانک کے حساب سے راشن ملے گا۔

دریں اثنا حکومت گندم کی قیمت پر کنٹرول کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آج لاہور کے گندم کے تاجروں کے نمائندوں سے محکمہ خوراک کے اعلیٰ افسروں نے مشورے بھی کئے۔ بیان کیا گیا ہے۔ حکام نے ان تاجروں سے گندم کا کنٹرول نرخ سوا گیارہ روپے من مقرر کرنے کا خیال ظاہر کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں بھی بہت جلد راشن بندی نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان میں رابطہ وضبط

کراچی ۲۴ اکتوبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے دونوں بازوؤں میں احساس قرب پیدا کرنے کی غرض سے عنقریب طلباء صحافیوں اور سماجی کارکنوں کو باقاعدگی سے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں بھیجا اور بلایا جائیگا معلوم ہوا ہے۔ کہ انجمن مشرقی و مغربی پاکستان نے اپنے گذشتہ جلسہ میں جو ۱۴ اکتوبر کو ڈھاکہ میں منعقد ہوا تھا سفارش کی ہے۔ کہ مغربی پاکستان سے تیس طلباء کا ایک دستہ مشرقی پاکستان کا دورہ کرے۔ یہ سفارش حکومت کے پیش نظر ہے۔ اور توقع ہے۔ کہ تیس طلباء کا پہلا دستہ اس سال کے آخر تک مشرقی پاکستان کے سفر پر روانہ ہو گا۔ مزید تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے طلباء کو مغربی پاکستان بلایا جائے۔ تاکہ وہ ملک کے اس حصہ کے مختلف علاقوں کا دورہ کریں۔